باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(الف) خلافتِ راشدہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- دورِ خلافتِ راشدہ میں اسلامی فلاحی ریاست کا تعارف جان سکیں۔
- خلافتِ راشدہ کی نمایاں خصوصیات اور امتیازی پہلوؤں کو سمجھ سکیں۔
- خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں رفاہِ عامہ، امانت، عدل و انصاف، قیامِ امن، جہاد، اقلیتوں اور غیر مسلموں سے حسنِ سلوک اور احتساب جیسی صفات کا جائزہ لے سکیں۔
- خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ادوار کی علمی ترقی اور انتظامی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- خلافتِ راشدہ کے حسنِ انتظام اور عدلِ اجتماعی کے بارے میں جان کر اپنے اجتماعی معاملات میں نظم و ضبط کے عادی ہو سکیں۔
- خلافتِ راشدہ کی علمی خدمات سے رہنمائی حاصل کر کے علم کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفات و خصوصیات کو جان کر ان کی پیروی کرنے والے بن سکیں۔

خلافت کے لغوی معنی جانشینی کے ہیں اور خلیفہ جانشین یا نائب کو کہتے ہیں۔ اسلام میں خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری "اقامتِ دین" ہے۔ اقامتِ دین کا تصور تمام دینی اور دنیاوی مقاصد کا احاطہ کرتا ہے۔ اس کے تناظر میں خلیفہ کی ذمہ داری ارکانِ اسلام کا قیام، جہاد، انصاف کی فراہمی، تعلیم و تربیت اور فلاحی ریاست کا قیام ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد تیس (30) سال تک کے زمانے کو "خلافتِ راشدہ" کا زمانہ شمار کیا جاتا ہے۔ یہ زمانہ عدل و انصاف کی سربلندی، تعمیر و ترقی، اقامتِ دین، جنگی فتوحات اور تعلیم و تبلیغ کے اعتبار سے اسلامی تاریخ کا سب سے سنہری دور ہے۔ اس عہد کی نمایاں ترین خصوصیت یہ تھی کہ یہ قرآن و سنّت کی بنیاد پر قائم نظامِ حکومت تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد آنے والے خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"تم پر میری سنّت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے کی پیروی لازم ہے۔" (سنن ابی داؤد: 3991)

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دورِ خلافت اور امتیازی کارنامے

پہلے خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانۂ خلافت تقریباً سوا دو سال ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

کے کارہائے نمایاں میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد امتِ مسلمہ کو متحد رکھنا، منکرینِ زکوٰۃ کی سرکوبی، منکرینِ ختمِ نبوت اور اسلام کے دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنانا، شامل ہیں۔

دوسرے خلیفۂ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ خلافت قریباً ساڑھے دس برس ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں میں حکومتی اداروں کا قیام، مردم شماری کرانا، ہجری تقویم (کیلنڈر) کا اجرا، کفالت عامہ، نئے شہروں کی آبادکاری، عاملین اور گورنروں کی تنخواہیں مقرر کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

تیسرے خلیفۂ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ خلافت بارہ سال ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں میں اسلامی سلطنت کو وسعت دینا اور اُمت مسلمہ کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کرنا شامل ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو ''جامع القرآن'' کہا جاتا ہے۔

Web version of PECTAA textbook Not for sale

چوتھے خلیفۂ راشد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زمانہ خلافت قریباً ساڑھے چار سال ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خانہ جنگی کے دور میں امت کو انتہائی مدبرانہ انداز میں متحد کرنے کی کوشش کی، عسکری نقطۂ نظر سے دریائے فرات پر پل تعمیر کروانا، یمن اور ایران میں مرتدین کی سرکوبی کے لیے لشکر بھیجنا، خانہ جنگی کی صورت میں عوام الناس کی حفاظت کے لیے قلعے تعمیر کروانا اور خارجیوں کی سرکوبی وغیرہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں کی مثالیں ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے، ان کا عرصۂ خلافت چھے ماہ ہے۔ اہلِ علم نے اس عرصے کو بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت ہی میں شمار کیا ہے۔ حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امت میں اتحاد و اتفاق کے قیام کے پیشِ نظر خلافت سے دست بردار ہونا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح کر لینا ایک عظیم مثال ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا:

> ''یہ میرا بیٹا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''
> (صحیح بخاری:2704)

عہدِ خلافتِ راشدہ کی نمایاں خصوصیات

رفاہِ عامہ

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے راستوں کی تعمیر اور بہتری کے خصوصی اقدامات فرمائے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تمام شہروں کے درمیان راستوں کو محفوظ اور آسان بنانے کے لیے چوکیاں اور مسافروں کے لیے سرائیں تعمیر کروائیں۔ اس عہد میں زراعت کی ترقی اور لوگوں کو پانی کی فراہمی کے لیے بہت سی نہریں کھودی گئیں۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے عہد میں لنگر خانے، مہمان خانے، سڑکیں، پل، مسافر خانے اور یتیم خانے تعمیر کروائے۔ غریب، مسکین اور مجبور لوگوں کے لیے وظائف مقرر کیے۔ خلفائے راشدین یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے نگہبان تھے، نہ صرف بیت المال سے ان کی ضرورتوں کو پورا کرتے بلکہ خود بھی ان کی خدمت کیا کرتے تھے۔ لوگوں کے حالات سے آگاہی کے لیے راتوں کو گشت کیا کرتے تھے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں مدینہ منورہ کی آبادی کو سیلاب کی تباہ کاری سے بچانے کے لیے خیبر کی سمت ایک بند تعمیر کروایا گیا اور مسجد نبوی کی توسیع کی گئی۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ سادگی اور رفاہِ عامہ کو اپنا شعار بنایا۔ ان کی زندگیاں تکلفات اور دنیاوی نمائش وزیبائش سے کوسوں دور تھیں۔ لباس انتہائی سادہ ہوتا، انتہائی سادگی کے ساتھ بازاروں میں گشت کرتے نظر آتے۔

امانت

امانت داری اور سرکاری وسائل کا خیال رکھنا خلفائے راشدین کا اہم وصف ہے۔ خلفائے راشدین نے معمولی سے معمولی غذا اور سادہ سے سادہ چیزوں پر قناعت کی۔ انھوں نے بیت المال سے بے جا تصرف سے احتراز کیا۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خلیفۂ وقت کا سب سے بڑا فرض حدود اللہ کا قیام، حکام کی نگرانی اور عوامی امانتوں کی حفاظت ہے۔ خلفائے راشدین اپنے مقرر کردہ عمّال کے مال واسباب کی فہرست تیار کرا کر اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے اور جب انھیں کسی عامل کی مالی حالت میں غیر معمولی اضافے کا علم ہوتا تو جائزہ لے کر آدھا مال بیت المال میں داخل کر دیتے تھے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں امانت دار، دیانت دار اور اہل لوگوں کو مختلف ذمہ داریاں سونپی گئیں۔

عدل وانصاف

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دورِ خلافت کا سب سے نمایاں وصف عدل وانصاف کا قیام تھا۔ ان کے عہد میں کبھی بھی انصاف سے تجاوز نہیں کیا گیا، قانون کی نظر میں امیر وغریب اور حاکم ومحکوم سب برابر تھے۔ ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقدمے میں فریق کی حیثیت سے مدینہ منورہ کے قاضی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدالت میں پیش ہوئے تو انھوں نے احتراماً جگہ خالی کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے اس مقدمہ میں یہ پہلی ناانصافی کی، یہ کہہ کر اپنے فریق کے برابر بیٹھ گئے۔

جہاد اور قیامِ امن

اسلامی ریاست کے تحفظ کے لیے جہاد کرنا اور ریاست میں امن وامان کا قیام خلافتِ راشدہ کی اہم خصوصیت ہے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسلامی سلطنت کو استحکام دینے اور اس کی وسعت کے لیے جہاد کا فریضہ سرانجام دیا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں لشکر کو روانگی کے وقت درج ذیل نصیحتیں کی جاتی تھیں:

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

"کسی عورت، بچے اور بوڑھے کو قتل نہ کرنا، پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، کسی آباد جگہ کو ویران مت کرنا، بکری اور اونٹ کو کھانے کی ضرورت کے سوا ذبح مت کرنا، باغات کو مت جلانا، مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور بزدل نہ ہو جانا"۔ (تاریخ الخلفاء، ص96)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امتِ مسلمہ میں امن قائم رکھنے کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔

لیکن یہ پسند نہ کیا کہ ان کی وجہ مسلمان ایک دوسرے کے خلاف تلواریں نکالیں اور مدینہ منورہ کی مقدس سرزمین پر مسلمانوں کا لہو بہے۔ اسی طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے دورِ خلافت میں قیامِ امن کے لیے ہر ممکن کوشش کی اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو خون ریزی سے بچانے اور امن کے قیام کے لیے خلافت سے دست برداری کا اعلان کیا۔

اقلیتوں سے حسنِ سلوک

خلافتِ راشدہ کی ایک نمایاں خوبی غیر مسلموں کے ساتھ حسنِ سلوک ہے۔ مسلمان خلفاء کے اس حسنِ سلوک کو دیکھ کر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا، یہاں تک کہ غیر مسلم بھی یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ ان کے علاقے بھی اسلامی سلطنت میں شامل ہو جائیں۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں کے ساتھ حسنِ سلوک فرماتے، انھیں مذہبی رسومات ادا کرنے کی مکمل طور پر آزادی حاصل تھی اور ان کی عبادت گاہیں محفوظ تھیں۔ ان کے لیے جزیہ کی شرح نہایت کم تھی اور یہ بھی شرط تھی کہ کوئی غیر مسلم اگر بوڑھا، معذور یا مفلس ہو جائے تو اس سے جزیہ نہیں لیا جائے گا بلکہ بیت المال سے اس کی کفالت کی جائے گی۔

احتساب

نظامِ احتساب خلافتِ راشدہ کی اہم خصوصیت ہے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس نظام کو خود احتسابی سے شروع کیا اور سب سے پہلے اپنی ذات کو احتساب کے لیے پیش فرمایا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس سنہری دور میں لوگوں کو حکام کے احتساب کی اس قدر آزادی تھی کہ عام آدمی بھی خلیفۂ وقت سے سوال کر سکتا تھا۔ ایک موقع پر ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے عمر! خدا سے ڈرو۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے اسے روکنا چاہا لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے منع کیا اور فرمایا: اسے کہنے دو، اگر یہ لوگ نہیں بولیں گے تو یہ بے کار ہیں اور اگر ہم نہ مانیں تو ہم بے کار ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کا خیال

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے زمانۂ خلافت میں کوئی بھی فیصلہ کرتے ہوئے حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت، آپ کی تعلیم اور آپ کی نسبت کو ملحوظِ خاطر رکھتے تھے۔ خلفائے راشدین کا یہ امتیازی وصف ہے کہ انھوں نے کبھی ایک لمحے کے لیے بھی حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک نسبت کو فراموش نہیں کیا۔

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال میں وظائف مقرر کیے تو ان کو

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

مشورہ دیا گیا کہ ابتدا اپنے آپ سے کیجیے (یعنی سب سے زیادہ وظیفہ اپنا مقرر کیجیے)۔ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے قریبی رشتہ داری رکھنے والوں سے ابتدا کی اور سب سے زیادہ وظیفہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اور پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اور سب سے آخر میں اپنے قبیلے بنو عدی کے لیے مقرر کیا۔ علاوہ ازیں انھوں نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ان کے والد کے برابر شمار کیا اور ان کے لیے بھی پانچ ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا (جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا تھا)۔

علمی ترقی

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں کئی علمی مراکز قائم کیے گئے، اسلامی سلطنت کے تمام بڑے شہروں میں ایسے ادارے قائم کیے گئے جہاں اسلامی علوم سکھائے جاتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی ذات میں علوم و معارف کے مراکز تھے۔ وہ جہاں بھی جاتے علم کے سرچشمے جاری فرما دیتے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں علم و دانش کے فروغ کے لیے مثالی اقدامات کیے گئے۔ عہدِ صدیقی میں بدوی قبائل کو علم کے زیور سے آراستہ کرنے کے اقدامات کیے گئے۔ اس دور میں جزیرہ نمائے عرب کے کئی علاقوں میں معلمین کا تقرر کیا گیا۔ عہدِ فاروقی میں متعدد صوبوں اور علاقوں میں کئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تعینات ہوئے، کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شام کے مختلف علاقوں میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم عام کرنے کے لیے مقرر کیا گیا۔ یہ حضرات قرآن و سنّت کے علاوہ لکھنے پڑھنے، عربی زبان و ادب اور سیرت و اخلاق کی تعلیم دیتے تھے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مبارک زندگیاں قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آج غیر مسلم بھی ان مبارک ہستیوں کے طرزِ زندگی، اندازِ حکمرانی اور اصولِ سیاست سے رہ نمائی لیتے ہیں۔ اگر عصرِ حاضر کے مسلمان بھی ان مبارک ہستیوں کے دامن سے وابستہ ہو جائیں اور ان کے نقشِ قدم کی پیروی شروع کر دیں تو وہ دن دور نہیں جب ایک مرتبہ پھر مسلمان دنیا کی تمام قوموں پر غالب آ جائیں گے۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

مشق

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اسلام میں خلیفہ کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے:

(الف) رفاہِ عامہ (ب) اقامتِ دین (ج) عدل و انصاف کی فراہمی (د) تعمیر و ترقی

(ii) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں میں سے ہے:

(الف) مردم شماری کرانا (ب) مسجد نبوی کی توسیع

(ج) ہجری سال کا اجراء (د) منکرین زکوۃ کی سرکوبی

(iii) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے احتساب کے لیے سب سے پہلے پیش کیا:

(الف) اپنے بیٹوں کو (ب) سرکاری حکام کو (ج) فوجی سربراہوں کو (د) اپنی ذات کو

(iv) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عوام کی فلاح وبہبود کے لیے:

(الف) مسافر خانے تعمیر کیے (ب) مانعین زکوۃ کی سرکوبی کی

(ج) بحری فتوحات کیں (د) اسلامی سلطنت کو وسعت دی

(v) بطور خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدمہ کس کی عدالت میں پیش ہوا؟

(الف) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) خلافت کے کیا معنی ہیں اور اسلام میں خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری کیا ہے؟

(ii) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دو نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

(iii) عصرِ حاضر میں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نظامِ احتساب سے کیسے استفادہ کیا جاسکتا ہے؟

(iv) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی رفاہی خدمات تحریر کریں۔

(v) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور نسبتِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حوالے سے مختصراً بیان کریں۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

- خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے امتیازی کارناموں پر تفصیلی مضمون تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

- طلبہ خلافتِ راشدہ کے متعلق کتب کا مطالعہ کریں۔
- اسلامی نظامِ حکومت کی خصوصیات کے موضوع پر تقریر تیار کریں۔
- درج ذیل میں سے خلافتِ راشدہ کی خصوصیات کی نشان دہی کریں:

اقدامات	خوارج سے جہاد	مرتدین اور منکرین ختمِ نبوت سے جہاد	بیت المقدس کی فتح	سیاسی اداروں کا قیام	بحری بیڑے کا آغاز
ادوار					

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

(ب) ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تعارف اور سیرت و کردار سے واقفیت حاصل کر سکیں اور عملی زندگی میں ان کے کردار کو اپنا سکیں۔
- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تعارف جان سکیں۔
- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علم و تقویٰ کو سمجھ سکیں۔
- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفات و اخلاق کا جائزہ لے سکیں۔
- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دینی و سماجی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی علمی خدمات سے رہنمائی حاصل کر کے علم کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اصلاحی کوششوں سے سبق حاصل کر کے اصلاحِ معاشرہ میں اپنا کردار ادا کرنے والے بن سکیں۔
- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفات و اخلاق جان کر ان کی پیروی کرنے والے بن سکیں۔

وہ ہستیاں جنھوں نے اسلام کی آبیاری اور بقا کے لیے اپنی جان کے نذرانے پیش کیے اور امتِ مسلمہ کی فکری، علمی، روحانی، اخلاقی، سیاسی، سماجی اور مذہبی راہ نمائی کے لیے مختلف شعبہ ہائے جات میں نمایاں خدمات سر انجام دیں، ان میں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، فقہائے کرام، محدثین کرام، مفسرین کرام اور مفکرین کرام رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں۔

ذیل میں آئمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تذکرہ جلیلہ کیا جا رہا ہے:

ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تعارف

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے داماد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ پینتیس (35) ہجری میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرصۂ خلافت پانچ سال سے کچھ کم ہے۔ انیس (19) رمضان المبارک چالیس (40) ہجری میں فجر کی نماز کے وقت ابن ملجم نامی ایک خارجی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تلوار سے حملہ کیا جس کی وجہ سے آپ کرم اللہ وجہہ اکیس (21) رمضان المبارک کو شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کوفہ میں ہوئی اور وہیں آپ کرم اللہ وجہہ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے تیسرے سال رمضان المبارک میں پیدا ہوئے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آپ کا نام "حسن" رکھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نواسے، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ و حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحب زادے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ہیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت مدینہ منورہ میں انچاس (49) ہجری میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسدِ مبارک کو مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں سپردِ خاک کیا گیا۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحب زادے ہیں۔ آپ کی ولادت شعبان چار (4) ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ ولادت باسعادت کی خبر سن کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے، آپ کے لیے دعا فرمائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام "حسین" رکھا۔ اکسٹھ (61) ہجری میں دریائے فرات کے کنارے پر میدانِ کربلا میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزیدی فوج کا مقابلہ کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قافلے میں بچوں اور عورتوں کو ملا کر کل بیاسی (82) نفوس تھے، جو کہ جنگ کے ارادے سے نہیں آئے تھے۔ ان کے مقابلے میں یزیدی فوج بائیس ہزار سوار اور پیادہ مسلح افراد پر مشتمل تھی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اٹھارہ (18) اہلِ بیت اور دیگر چوّن (54) جان نثاروں کے ہمراہ دس (10) محرم الحرام اکسٹھ (61) ہجری میں میدانِ کربلا میں شہادت پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے عالمِ اسلام کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا۔

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی اور لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت مدینہ منورہ میں اڑتیس (38) ہجری میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محرم الحرام پچانوے (95) ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جنت البقیع میں سپردِ خاک کیا گیا۔

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں۔ آپ کا نام "محمد" اور لقب "باقر" ہے۔ اسی وجہ سے محمد باقر کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ستاون (57) ہجری میں ہوئی۔ ائمہ اہل بیت اطہار میں آپ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب ماں اور باپ دونوں طرف سے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت ام عبد اللہ فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا ہیں، جو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحب زادی ہیں۔ حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز پر اسلامی سلطنت میں اسلامی سکہ رائج کیا گیا، جب کہ اس سے پہلے رومی سکہ رائج تھا۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ، آپ کا نام جعفر، کنیت ابو عبد اللہ اور لقب ''صادق'' ہے۔ ''صادق'' کا معنیٰ ہے: "سچا اور راست گو۔" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت مدینہ منورہ میں بیاسی (82) ہجری میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے، امام زین العابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے اور شہید کربلا حضرت امام حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پڑپوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ امِ فروہ، محمد بن ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پوتی تھیں، جن کے والد قاسم بن محمد بن ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مدینہ منورہ کے سات بڑے فقہا میں سے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ایک سو اڑتالیس (148) ہجری میں ہوئی۔ امام

حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ کا نام موسیٰ اور کاظم آپ کا لقب ہے۔ کاظم کا معنیٰ ہے: غصہ پی جانے والا، غصہ پی جانے اور صبر و برداشت کی وجہ سے آپ کو ''کاظم'' کہا جاتا ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

Web version of PECTAA textbook Not for sale

کی پیدائش ایک سو اٹھائیس (128) ہجری کو ہوئی۔ آپ نے پچپن (55) سال کی عمر میں ایک سو تراسی (183) ہجری میں وفات پائی۔

حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں۔ آپ کا نام علی اور کنیت "الرضا" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت مدینہ منورہ میں ایک سو اڑتالیس (148) ہجری کو ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نے آپ کی تعلیم و تربیت فرمائی۔ حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کی وفات انچاس (49) سال کی عمر میں دو سو تین (203) ہجری میں ہوئی۔

حضرت امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ کا نام محمد اور لقب تقی ہے۔ تقی کا معنی ہے: "بہت پرہیزگار۔" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ایک سو پچانوے (195) ہجری میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات دو سو بیس (220) ہجری میں ہوئی۔

حضرت امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی اور نقی آپ کا لقب ہے۔ نقی کا معنی ہے: "صاف ستھرا، خالص، پاکیزہ" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دو سو چودہ (214) ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی وفات دو سو چون (254) ہجری میں ہوئی۔

حضرت امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام حسن اور لقب عسکری ہے۔ عراق کے ایک علاقے "عسکر" میں قیام کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عسکری کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش دو سو بتیس (232) ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا اکثر حصہ قید و بند کی مشکلیں برداشت کرتے گزرا۔ لیکن اس حال میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علمی اور دینی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر صرف اٹھائیس (28) برس ہوئی، لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و اصلاحی کارناموں کی ایک طویل فہرست ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات دو سو ساٹھ (260) ہجری میں ہوئی۔

حضرت امام محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ وہ میری لختِ جگر سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا نام میرے نام اور ان کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انھیں قربِ قیامت مبعوث فرمائے گا۔ وہ سیرت و اخلاق میں میرے مشابہ ہوں گے، اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و زیادتی سے بھری تھی (سنن ابی داؤد: 4284/90)۔

اہلِ تشیع کے ہاں حضرت امام محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 255 ہجری میں ہو چکی ہے۔ وہ امام غائب ہیں اور قربِ قیامت ظاہر ہوں گے۔

ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفات اور اخلاق

نوعمر لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اسلام قبول کیا۔ مؤاخاتِ مدینہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا بھائی قرار دیا۔ آپ "عشرہ مبشرہ" یعنی ان دس خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک ہیں، جنھیں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں جنّت کی بشارت دی۔ غزوۂ خیبر میں رسول اللہ

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں مسلمانوں کا جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اگلے دن وہ جھنڈا آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔

ہجرت کا حکم ملنے کے بعد نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی امانتیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کیں، اور انھیں فرمایا: مجھے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ، لوگوں کی امانتیں لوٹا کر مدینہ منورّہ آ جانا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ ذمہ داری دینے کے بعد نبی کریم ﷺ گھر سے روانہ ہوئے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غزوات میں نمایاں کارنامے سرانجام دیے لیکن غزوۂ خیبر میں آپ کی بہادری بے مثال تھی۔ اس غزوے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے مشہور جنگجو "مرحب" کو قتل کر کے فتح کی بنیاد رکھی۔

سخاوت اور فیاضی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص خوبی تھی۔ فقر و فاقہ کی زندگی گزارنے کے باوجود جو کچھ ان کے پاس ہوتا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ آپ اپنی محنت و مزدوری کی کمائی کا بڑا حصہ غریبوں، محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد کے لیے خرچ کر دیتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھانا کھلاتے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جنّتی نوجوانوں کا سردار قرار دیا اور فرمایا:

"جنّتی نوجوانوں کے سردار حسن اور حسین ہیں۔" (جامع ترمذی:3768)

آپ ﷺ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں فرمایا: "یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے بھی محبت فرما جو ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں۔" (جامع ترمذی:3769)

عبادتِ الٰہی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ فجر کی نماز کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک جائے نماز پر بیٹھے رہتے، پھر آنے جانے والوں سے ملتے، دن چڑھے چاشت کی نماز پڑھ کر اُمّہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پاس سلام کرنے کو جاتے، پھر گھر سے ہو کر مسجد چلے آتے۔ مکّہ مکرّمہ کے زمانہ قیام میں معمول تھا کہ عصر کی نماز خانہ کعبہ میں ادا کرتے تھے اور پھر طواف میں مشغول ہو جاتے۔

صدقہ و خیرات اور فیاضی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاص وَصف تھا، تین مرتبہ اپنے کُل مال کا آدھا حصّہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ ایک مرتبہ ایک شخص بیٹھا ہوا دس ہزار درہم کے لیے دعا کر رہا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُن لیا، گھر جا کر اس کے پاس دس ہزار درہم بھجوا دیے۔ (ابن عساکر، ج4 ص214)

امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ بنایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتظامِ حکومت اپنے ہاتھ میں لیا، لیکن جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ اسلامی معاشرہ انتشار کا شکار ہے تو مسلمانوں کے اتحاد و یگانگت کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سے دست برداری کا اعلان کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے

Web version of PECTAA textbook Not for sale

اس فرمان پر کہ: میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سے دست برداری کا فیصلہ فرمایا اور خلافت سے الگ ہو گئے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً سات (7) سال تک نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زیرِ سایہ پرورش پائی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے غیر معمولی محبت و شفقت فرماتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اتباع میں حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خصوصی شفقت و محبت رکھتے اور ان کا اکرام فرماتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نہایت عزیز اور مقدم رکھتے اور انھیں اپنی اولاد پر ترجیح دیتے تھے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے حد فیاض، نہایت متقی، عبادت گزار اور کثرت کے ساتھ نیک عمل کرنے والے تھے۔ سخاوت، مہمان نوازی، غریب پروری، تواضع اور صبر و تقویٰ آپ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز سے بے حد شغف تھا، اکثر روزے سے رہتے تھے۔

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ نوافل کی کثرت کی وجہ سے زین العابدین کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ رات کے اندھیرے میں غریبوں کی مدد کے لیے صدقات و خیرات کیا کرتے تھے۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر خاندانِ قریش میں کوئی شخص سخی نہیں دیکھا۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ انھیں مدینے کا عظیم فقیہ قرار دیتے تھے۔

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ جب وضو فرماتے تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا تھا، پوچھا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کیفیت کیوں ہو جاتی ہے؟ فرمایا: تمھیں کیا خبر کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہونے کی تیاری کر رہا ہوں۔

عبادت و ریاضت حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا محبوب مشغلہ تھا۔ علم و فضل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بے مثال تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: "آدمی کے عیب کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ دوسروں کے وہ عیب کھولتا پھرے، جن کو اپنی ذات میں پا کر چشم پوشی کرتا ہے۔" آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یہ بھی ہے: "ابلیس کو ہزار عابدوں کی موت سے ایک عالم کی موت زیادہ محبوب ہے۔"

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ شب بیداری میں بے مثل تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تابعین فقہا میں ہوتا ہے۔ بہت سے نامور اہلِ علم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتسابِ فیض کیا جن میں امام اعظم ابوحنیفہ، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید اور جابر بن حیان رحمۃ اللہ علیہم جیسے لوگ شامل ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ قحط کے دنوں میں اپنے پاس موجود غلے کا بہت بڑا ذخیرہ مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا اور اپنے خادم سے فرمایا: اب خالص گندم کی روٹی نہ پکایا کرو بلکہ آدھے گندم اور آدھے جو کی روٹی پکایا کرو، ہر ممکن طریقے سے

Web version of PECTAA textbook Not for sale

سے ہمیں غریبوں کا ساتھ دینا چاہیے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ اتنے خوش مزاج اور نرم دل تھے کہ آپ کو کبھی کسی کے ساتھ ترش روئی اور سخت لہجے میں بات کرتے نہیں دیکھا گیا۔ غصے کو پینا آپ کا اہم ترین وصف تھا۔ ہمیشہ مسکراتے نظر آتے تھے۔ ضرورت مندوں اور محتاجوں کی پوشیدہ طور پر خبر گیری فرمایا کرتے تھے۔ قرآنِ مجید کی تلاوت اتنی خوب صورت اور پر اثر ہوتی کہ پاس بیٹھنے والوں پر رقت طاری ہو جایا کرتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی دین و شریعت پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ میں گزاری۔

حضرت امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ بہت فصیح و بلیغ گفت گو فرمایا کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر بہت بلیغ اور پر اثر ہوتی تھی۔ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گفت گو سن کر مسحور ہو جایا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکیمانہ جملوں کا ایک ذخیرہ منقول ہے۔ بڑے بڑے علماء آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتسابِ فیض کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نشست زیادہ تر مسجدِ نبوی میں ہوتی تھی۔ جہاں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مسائل دریافت کرتے اور علمی سیرابی پاتے۔

ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی علمی خدمات

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم و فضل کی حامل شخصیت تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و فضل کا اعتراف کرتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر علی میرے مشیروں میں نہ ہوتے تو عمر کب کا ہلاک ہو چکا ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ تمام خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مجلس شوریٰ کے مستقل رکن رہے ہیں۔

سانحہ کربلا کے وقت حضرت امام زین العابدین کی عمر تیئیس (23) سال تھی۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ بیمار تھے اور اس سانحے میں بچ جانے والے افراد میں سے ایک تھے۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے مشہور ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب "رسالۃ الحقوق" کے نام سے بھی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے علم کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے، آپ سے ہزاروں لوگوں نے علم سیکھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علوم کو پوری اسلامی ریاست میں پھیلایا۔ مشہور فقیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مشہور مسلمان سائنس دان جابر بن حیان بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدث اور فقیہ تھے۔ ائمہ اہل بیت میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سب سے زیادہ لوگوں کی علمی پیاس بجھانے کا موقع آپ کو ملا۔ اہل علم مشکل مسائل میں حضرت علی رضا رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ فتاویٰ کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

حضرت امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدث اور فقیہ تھے، آپ سے کئی احادیث منقول ہیں۔ دو سو چھتیس (236) ہجری تک مدینہ منورہ میں رہے، پھر حکومت نے آپ کو عراق بلا کر قید کر دیا، قید کے علاوہ آپ کو نظر بند بھی رکھا گیا۔ قید یا نظر بندی کا زمانہ ہو یا آزادی کا، ہر وقت یادِ الٰہی اور اتباعِ سنت میں مشغول رہتے۔ دن بھر روزہ رکھتے اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ مشکل

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

سے مشکل حالات میں بھی بے نیازی میں فرق نہ آیا۔قید سے آزادی کے بعد بہت سے طلبہ نے آپ سے علم حاصل کیا۔

دہریت اور الحاد کا پرچار کرنے والے فلاسفہ کا مقابلہ حضرت حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔محدثین نے اپنی کتابوں میں آپ کی سند سے منقول احادیث ذکر کی ہیں۔آپ کے بعض شاگردوں نے آپ کے علمی افادات کو جمع کر کے کتابیں تالیف کی ہیں۔ابو علی حسن بن خالد برقی نے آپ سے منقول تفسیر و حدیث کی ایک ضخیم کتاب تدوین کی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم ائمہ اہلِ بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مبارک زندگیوں سے روشنی حاصل کریں۔ان کی عبادت گزاری، علمی ذوق، اعلیٰ اخلاق اور کردار سے اپنے ظاہر و باطن کو مزین کریں اور انھیں دوسرے انسانوں تک پہنچانے کی بھی کوشش کریں۔

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں:

(الف) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (د) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ii) حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت سے دست بردار ہونے کی وجہ تھی:

(الف) صحت کی خرابی (ب) دو مسلمان گروہوں میں صلح

(ج) درس و تدریس کی مصروفیت (د) مدینہ منورہ کی طرف روانگی

(iii) حضرت سیدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں پر مشتمل کتاب کا نام ہے:

(الف) صحیفۂ صادقہ (ب) صحیفۂ سجادیہ

(ج) صحیفۂ صحیحہ (د) صحیفۂ جابر

(iv) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں شامل تھے:

(الف) جابر بن حیان (ب) ابو القاسم الزہراوی

(ج) بو علی سینا (د) ابو ریحان البیرونی

(v) حضرت حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ کا اہم کارنامہ ہے:

(الف) دہریت کا رد (ب) مستشرقین کا مقابلہ

(ج) مدعیانِ نبوت کا مقابلہ (د) خوارج کی سرکوبی

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے نمایاں کارنامے تحریر کریں۔

(ii) عصرِ حاضر میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفاہمتی کردار سے کیسے راہ نمائی لی جاسکتی ہے؟

(iii) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں ہمارے لیے کیا راہ نمائی ہے، مختصر تحریر کریں۔

(iv) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

(v) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات تحریر کریں۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفات واخلاق اوران کی علمی خدمات پر مفصل نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

- طلبہ ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شخصیات کے متعلق معلومات اکٹھی کر کے کمرا جماعت میں پیش کریں۔
- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کی فہرست بنائیں۔
- ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دینی وسماجی خدمات کے موضوع پر مذاکرہ کریں۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

(ج) صُوفیہ کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ

حضرت پیر سید مہر علی شاہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ ● حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- تصوّف و تزکیہ کا معنی و مفہوم، فلسفہ اور اہمیت جان سکیں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمَا کے حالاتِ زندگی، ان کے اخلاق، صفات اور کردار سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- اشاعتِ اسلام، خدمتِ دین، اتباعِ سنّت، تصوف، روحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ اور عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ میں مذکورہ صُوفیہ کرام کی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمَا کے دینی، روحانی، معاشرتی و سماجی کردار کے بارے میں جان کر عملی زندگی میں ان کے اسوہ کی پیروی کر سکیں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمَا کی سیرت کے روشن پہلوؤں، اتباعِ سنّت کے جذبے اور پاکیزہ تعلیمات سے سبق حاصل کر کے دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

تصوف کا مفہوم

تصوُّف، تزکیۂ نفس کا ہم معنی لفظ ہے۔ تزکیۂ نفس کا معنی ہے: انسانی نفس کو بری عادات سے پاک کر کے اچھی عادات کا خُوگر بنانا۔ قرآنِ مجید میں اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والے یعنی اپنے نفس کو برے اعمال اور برے اخلاق سے پاک کرنے والے شخص کے لیے کامیابی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ﴿9﴾ (سُوۡرَۃُ الشَّمۡس: 09)

ترجمہ: ”یقیناً جس نے اس (نفس) کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔“

صوفیہ کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کے احکام اور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک طریقوں پر عمل کرتے ہیں۔ صوفیہ کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ خود بھی دین کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ صوفیہ کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ کے اچھے اَخلاق، اچھے عمل اور تبلیغ کے نتیجے میں بہت سے بھٹکے ہوئے لوگ سیدھے راستے پر آئے اور کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ صوفیہ کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ نے معاشرے میں امن و سلامتی کے فروغ کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دیں، مختلف مذاہب و طبقات سے تعلق رکھنے والے انسانوں کو پُرامن بقائے باہمی اور خدمتِ خلق کا درس دیا۔

اس سبق میں ہم درج ذیل صوفیہ کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمَا کے مختصر حالاتِ زندگی اور تعلیمات کے بارے میں پڑھیں گے:

پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے ایک عظیم روحانی پیشوا ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چودہ (14) اپریل 1859ء بہ مطابق 1275 ہجری کو اسلام آباد کے قریب "گولڑہ" نامی ایک بستی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام سیّد نذر دین شاہ ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے چار سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز کیا۔ قرآنِ مجید حفظ کیا، پھر عربی، فارسی اور صرف و نحو کی تعلیم مولانا محی الدین سے حاصل کی۔ اس کے بعد سہارن پور میں فنِ حدیث کے امام مولانا احمد علی سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث کی سند حاصل کی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ بیس (20) سال کی عمر میں ہندوستان سے رسمی علوم کی تکمیل کر کے وطن لوٹے اور اپنی آبائی مسجد میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور انھوں نے آپ کو خلعتِ خلافت سے نوازا۔

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ان صوفیہ کرام میں سے ہیں جنھوں نے علمی اور عملی محاذ پر مسلمانوں کی رہ نمائی فرمائی۔ آپ نے خانقاہی نظام کو مسجد اور مدرسے کے ساتھ جوڑا، توحیدِ خالص کی تعلیم دی، اتباعِ سنت کا درس دیا اور شریعت کا پرچار کیا۔ آپ کی تعلیمات میں یہ بات بہت نمایاں ہے کہ شریعت اور طریقت دو الگ الگ چیزیں نہیں، بلکہ ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں، شریعت پر عمل کرنے کے لیے راہِ طریقت اختیار کرنا ضروری ہے۔ آپ اپنے مریدین کو دین کا علم حاصل کرنے کی تعلیم دیتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے فرمایا "دین کے علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کا حصول ناممکن ہے۔ علم کے بغیر انسان مردہ کی طرح ہے۔" تصوّف و طریقت کی خدمت کے ساتھ ساتھ آپ کا ایک بہت بڑا کارنامہ عقیدۂ ختمِ نبوت کا دفاع ہے۔ آپ نے ہر محاذ پر عقیدۂ ختمِ نبوت کا پرچار کیا اور اس عقیدے کا انکار کرنے والوں کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی۔ آپ کی تصنیف "سیفِ چشتیائی" فتنۂ قادیانیت کے رد میں لکھی گئی ایک معروف کتاب ہے۔

پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم رہ نما، ولی اور عالمِ دین تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں، جن میں تصوف کے موضوع پر سب سے زیادہ مشہور "تحقیق الحق فی کلمۃ الحق" ہے۔ ان کے علاوہ آپ کی تصنیف کردہ کتابوں میں شمس الھدایہ، الفتوحات الصمدیہ، فتاویٰ مہریہ اور مرأۃ العرفان شامل ہیں۔ آپ ایک بہت عمدہ شاعر بھی تھے۔ آپ کے نعتیہ اشعار آج بھی زبان زدِ خاص و عام ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال انتیس (29) صفر المظفر 1356 ہجری بہ مطابق گیارہ (11) مئی 1937ء کو ہوا۔ آپ کا مزار شریف گولڑہ، اسلام آباد میں ہے۔ مزار کے ساتھ مسجد اور مدرسہ ہے، جہاں دین کی تعلیم اور تزکیۂ نفوس کی خدمت انجام دی جاتی ہے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم صاحبِ کرامت بزرگ ہیں۔ آپ 1282 ہجری/ 1865ء لاہور کے قریب ایک علاقے شرقپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کو شیرِ یزدانی، عارفِ اکمل اور شیرِ ربانی کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ

Web version of PCTAA textbook
Not for sale

پنجاب کے ان اولیائے کرام میں سے ہیں جنھوں نے سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔

آپ کے آباء و اجداد عرب سے ہجرت کر کے افغانستان کے شہر کابل آئے اور وہاں سے ہجرت کر کے پنجاب آئے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے چچا میاں حمید الدین سے حاصل کی۔ جب آپ ظاہری علوم سے فارغ ہوئے تو حضرت بابا امیر الدین کوٹلوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت ہوئے۔ شیخ نے آپ کو خلافت عطا فرمائی اور آپ نے شیخ کے حکم پر شرقپور کو ہی اپنی قیام گاہ بنایا اور یہ روحانی سلسلہ آج تک قائم ہے۔

میاں شیر محمد شرقپوری زندگی کے تمام معمولات میں شریعتِ اسلام کی پیروی کا خاص طور پر خیال رکھا کرتے تھے۔ اگر کوئی آپ کی مجلس پاک میں آلتی پالتی مار کر بیٹھتا تو آپ اس پر خفا ہوتے اور فرماتے "لوگوں کو بیٹھنے کا طریقہ بھی نہیں آتا" پہلے بیٹھنے کا طریقہ تو سیکھنا چاہیے آپ دو زانو ہو کر بیٹھنے کو پسند فرماتے تھے۔ آپ اتباعِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اتباعِ سنت میں گزاری اور اپنے پیروکاروں کو بھی یہی درس دیا کہ زندگی کے ہر فعل میں سنتِ نبوی کی اتباع کرو۔ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ آپ علم، ریاضت، مجاہدہ، زہد، جود و سخا اور بردباری میں بے نظیر تھے۔

میاں شیر محمد شرقپوری پاک و ہند کے ان صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے تھے جنھوں نے اس صدی میں اپنی قوتِ روحانی اور عظمتِ کردار کی بدولت لاکھوں گم کردہ راہ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھایا۔ ان کا ہر لمحہ سنّتِ نبوی کے مطابق گزرتا تھا۔ خلافِ سنت و شریعت فعل انھیں دیکھنا بھی برداشت نہ ہوتا تھا۔ پاکستان میں جن بزرگوں کی علمی و باطنی تبلیغ سے نقشبندی سلسلہ کو فروغ حاصل ہوا ان میں میاں شیر محمد شرقپوری کا اہم کردار ہے۔

آپ کا انتقال سوموار 3 ربیع الاول 1347 ہجری/ 20 اگست 1928ء کو پینسٹھ (65) سال کی عمر میں ہوا۔ آپ کو شرقپور میں ہی سپردِ خاک کیا گیا، جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مرجعِ خلائق ہے۔

مشق

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(الف) افغانستان میں (ب) شرقپور میں (ج) گولڑہ شریف میں (د) لاہور میں

(ii) پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب ملتا ہے:

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (د) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Web version of PECTAA textbook Not for sale

(iii) پیر سید مہر علی شاہ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی عقیدۂ ختم نبوت پر لکھی گئی کتاب کا نام ہے:

(الف) شمس الھدایہ (ب) الفتوحات الصمدیہ (ج) مرآۃ العرفان (د) سیفِ چشتیائی

(iv) سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا:

(الف) پیر سید مہر علی شاہ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے (ب) حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے

(ج) بابا فرید الدین گنج شکر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے (د) میاں شیر محمد شرقپوری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے

(v) میاں شیر محمد شرقپور رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا مزار ہے:

(الف) ملتان میں (ب) شرقپور میں (ج) قصور میں (د) گجرات میں

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) تصوف کی اہمیت بیان کریں۔

(ii) پیر سید مہر علی شاہ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے شریعت اور طریقت کا کیا تعارف پیش کیا؟

(iii) پیر سید مہر علی شاہ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت میں کیا کردار ادا کیا؟

(iv) میاں شیر محمد شرپوری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

(v) امن و محبت کے فروغ میں صوفیہ کرام رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِم کے کردار کا جائزہ لیں۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں:

- درج ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

☆ پیر سید مہر علی شاہ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ ☆ میاں شیر محمد شرق پوری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- طلبہ پیر سید مہر علی شاہ اور میاں شیر محمد شرقپوری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمَا کی شخصیت کے متعلق معلومات اکٹھی کر کے کمرا جماعت میں پیش کریں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمَا کی مذہبی، معاشرتی، سماجی، دینی اور روحانی خدمات کی فہرست بنائیں۔

Web version of PECTAA textbook. Not for sale